قنديل

اللہ ہے آسمانوں اور زمین کا نور

تو مکین و لا مکاں   تو قرین و بے کراں

قندیل

م---------------

ہوس کے سمندر میں گھِرا اخلاص کا جزیرہ

✦

ہوں زادۂ خورشِید نہ انجُم کوئی تاباں
حیرَت ہے عجَب بات ہے اے ساقیٔ دوراں
شَب ہم نے جو چَراغ سرِ راہ رکھ دیا
سُنتے ہیں اُس کے نُور سے دنیا ہے درخشاں

دعا

ہو پناہ منکرِ تام سے جو ذمیم ہے، جو رجیم ہے
شروع اُس حبیب کے نام سے جو کریم ہے، جو رحیم ہے

تو لئیقِ حمدِ خلوص گیں
مرے ربّ و خالقِ عالمیں
تو بڑا رحیم ہے یا متیں
تو ہی مالکِ دمِ یومِ دیں
ترے آستاں پہ مری جبیں
ہے تری مدد کی طلب یہیں
مری عرض ہے مرے دلنشیں
کہ مِری نگاہ ہو قبلہ بیں
ہوں ترے انعام کا میں رہیں
نہ ہوں میں زَ فرقۂ مشرکیں
وہ ہے جن پہ چشمکِ خشم گیں
وہ جو راستے میں ہیں گُم کہیں

آمیں

SUPERNAL IS ETERNAL

لا مَکاں ہے جاوِداں

تو اَزل سے لَم یَزَل

تیرے خواہاں، حمد خواں
دونوں عالم دم بدم

جُو بہ جُو تیرا نمُو
چار سُو ظاہر ہے تُو

فَہمِ فرزیں سے بریں
تو رگِ جاں میں نِہاں

تیری قدرت سے فقط
ہے نفس میں پیش و پس

سو منازِل، ایک دِل
سو ترنگ اور ایک چنگ

سو مصائب، ایک رب
سو تراژو، ایک ھُو

یہ تنگ و تاریک کھائی متفرّق خداوں کی خدائی کے لیے نہیں بنائی

نغمۂ نبض

حصۂ اوّل	سرودِ ہوش ➡
حصۂ دوئم	سرودِ تدریج
حصۂ سوئم	سرودِ فرزیں
حصۂ چہارم	سرودِ نمود
حصۂ پنجم	سرودِ تعطُّر

فوزیہ؛ دُخانِ لُوبان

ਆਖਿ ਆਖਿ ਮਨੁ ਵਾਵਣਾ ਜਿਉ ਜਿਉ ਜਾਪੈ ਵਾਇ ॥ (53-8, ਸਿਰੀਰਾਗੁ, ਮਃ 1)
aakh aakh man vaavnaa ji-o ji-o jaapai vaa-ay.
میں اپنے ذہن کے تاروں کو چھیڑ کر اُس کی حمد بیان کرتا ہوں۔ جیسے جیسے اُسے جانتا جاتا ہوں، ویسے ویسے تاروں کو مزید چھیڑتا جاتا ہوں

فہرستِ مضامین

قندیل .... سرِورق

فہرستِ مضامین .... ح

صدا بہ صحرا .... ذ

حصۂ اوّل۔ سرُودِہوش۔۔۔مُحرّکاتِ فوقیّت **2**

ایک۔ درخت **2**

دو۔ جل ترنگ **4**

تین۔ بحرِ عدم **4**

چار۔ دو قومیں **7**

چار۔ا۔۔۔حاکم 7

چار۔ا(۱)۔۔۔سچ حکم 7

چار۔ا(۱)۔۔۔**جدول** 7

چار۔ا(۱)۔۔۔**خاکہ**: نردبانِ ارتقا 9

چار۔ا(۲)۔۔۔خفی اور جلی 9

چار۔ا(۳)۔۔۔ تمحیصِ مدّوجزر 11

چار۔ا(۴)۔۔۔حلقۂ بے پایاں 11

چار۔ا(۴)۔۔۔**خاکہ** 12

چار۔ا(۵)۔۔۔قطعۂ جغرافیائی 13
چار۔ا(۵)۔۔۔**جدول** 13
چار۔ا(۵)۔۔۔**خاکہ** 14
چار۔ا(۶)۔۔۔حادِث 15
چار۔ا(۷۔ا)۔۔۔خارج (حصۂ اول) 15
چار۔ا(۸)۔۔۔تنازُع اور تسلّط 15
چار۔ا(۷۔ب)۔۔۔خارج (حصۂ دوئم) 16
چار۔ا(۹)۔۔۔حاکم نو 16
چار۔ا(۱۰)۔۔۔حاکم نیم 16
چار۔ا(۱۱)۔۔۔حاکم ناب 17
چار۔ا(۱۲)۔۔۔حاکم 18
چار۔ا(۱۳)۔۔۔تنزُل 19
چار۔ا(۱۴)۔۔۔قانونِ نزولی فوقیّت 19
چار۔ا(۱۴)۔۔۔**خاکہ**: ا 21
چار۔ا(۱۴)۔۔۔**جدول** 22
چار۔ا(۱۴)۔۔۔**خاکہ**: ب 22
چار۔ا(۱۵)۔۔۔حاکم اور نفوذ(نا) پذیری 23
چار۔ا(۱۵)۔۔۔**جدول**: نفوذپذیر 23
چار۔ا(۱۵)۔۔۔**خاکے**: ا تا د 23
چار۔ا(۱۵)۔۔۔**جدول**: اطلاق 29
چار۔ب۔۔۔تابع 30

چار۔ب(۱)۔۔۔خصال اور پارے...31
چار۔ب(۱۔ا)۔۔۔ا۔جغرافیائی خصلت...32
چار۔ب(۱۔ب)۔۔۔ل۔نظریاتی خصلت 32
چار۔ب(۱۔پ)۔۔۔م۔اقتصادی خصلت 32
چار۔ب(۱۔ت)۔۔۔(غیر) اَساسی پارے..33
چار۔ب(۲)۔۔۔تابع کا حکم 33
چار۔ب(۲)۔۔۔جدول..33
چار۔پ۔۔۔ٹینس کے کھلاڑی...34
چار۔ت۔۔۔حاکم۔تابع تعلّقات..35
چار۔ٹ۔۔۔ غیرجانبداری..35
پانچ۔ قدیم اور جدید انسان...35
چھ۔ نورِ مساوی 38
سورج سے جاملو 41

صدا بہ صحرا

[دیکھو؛ خواب دیکھنے والا آ رہا ہے]

چراغِ دِل

چراغِ دِل کو جَلا کے یہ دو جَہاں دیکھو
زمِیں کا رُوئے حَسِیں، سات آسماں دیکھو
پھِسلتی ندّیوں میں اِک شوخیٔ ادا، دن بھر
تمام رات سِتاروں کے کارواں دیکھو
چَمَن میں صُبحَ گُہی رَنگ آفرِینش کے
اُفق پہ شام ڈھلے صُحبتِ مُغاں دیکھو
وہ آرزُو کہ جسے جستجُو سے نِسبَت ہے
خود اپنی ذات میں پِنہاں، کبھی عِیاں دیکھو
تَرَس رہے ہیں تِری دید کو یہ بُودونبُود
نِکل کے مَسکنِ جاں سے یہاں وہاں دیکھو
سَدا سے قید کِناروں میں ہے جو رُودِ نَظَر
مِلا کے قُلزَمِ ہستی سے بے کراں دیکھو
وہ اِک سِتارۂ مَحجُوب جس کی لَرزِش سے
فَروغ پاتے ہیں گُم گشتہ کِہکَشاں، دیکھو
وہ راز پا نہ سکے جو ہزار سالوں میں
اُتر کے سِینۂ خاکی میں بےگُماں دیکھو
وہ نَغمۂ اَبَدی جو اَزَل سے ہے مَستوُر
دھڑکتے دِل کے تَرنُّم میں پَر فَشاں دیکھو

نورِ نظر۔ طلوعِ اوقات سے انسان ایک نہ ختم ہونے والے تغیّر میں مبتلا ہے۔ یہ لطیف تطہیر بالیدگی کو نیستی سے الگ کرتی ہے۔ اس دوران بدن اور ذہن ارتقا پذیر ہوئے۔ اگرچہ بدن ماورائی تخلیق کی اہم تمثیل ہے، لیکن وہ ذہن تھا جو تمہیں تاریک کھائیوں سے اٹھا کر اُس مقام پر لے گیا جو آج مخلوقات میں تمہارا ہے۔ وہ ذہن تھا جس نے نظریاتی کڑی کے کمال تک تمہاری رسائی کو ممکن بنایا۔

فرد فرد ہے درد۔ تزئینِ ارض میں حد درجہ تبائُن، کئی ہزار سالہ مدّت میں متنوّع تہاذیب کی تخلیق کا موجب بنا۔ ظاہر تو ایک سا ہے لیکن تمہارے باطن میں لا تعداد تفرقے ہیں۔ اگرچہ بدن تو ایک مستقل شرح پر ارتقا پذیر ہوا لیکن تمہارا ذہن منتشر ارتقائی ادوار میں قید ہے۔ پانی جب وسیع سطح پر پھیل جائے تو جمود کا شکار ہو جاتا ہے اور ماحول کو پُر تَعَفُّن بنا دیتا ہے۔

کھول آنکھ تسلسلِ ہستی ہر سُو آشکارا ہے۔ مختلف ٹولوں میں شیروں کا رویّہ تقریباً ایک سا ہوتا ہے۔ اس لیے کوئی الجھن نہیں کہ کس طرز کا بدن اور ذہن اُن کی بقا کے لیے موزوں ترین ہے۔ مگر تمہارے معاملے میں، اگرچہ موجودہ بدن کی موزونیّت تشکیک سے بالا تر ہے، لیکن زمانۂ قدیم سے اُس نظریے کے بابت اختلاف رہا ہے جو بالیدگیٔ حیات سے متناسب ہو۔

رَو کے ساتھ رہو۔ یہ تقسیم در تقسیم دنیا مزید کھڑی نہیں رہ سکتی۔ وقت آ گیا ہے کہ تم نظریاتی ارتقا کے فن کو اوجِ کمال تک پہنچاؤ۔ یہ سیکھو کہ اُن صلاحیتوں کو کیسے یکجا کیا جائے جو متفرّق تہاذیب کے متفرّق مدارج میں عرصۂ دراز سے قید ہیں تاکہ اُنھیں ایسے طور پر ضم کرو جو سب کے لیے قابلِ قبول ہو۔ یہ سیکھو کہ اُن نظریات سے کیسے نجات حاصل کی جائے جو ارتقا سے مناسبت نہیں رکھتیں۔ اور یہ بھی سیکھو کہ اُن نظریات پر کیسے توجہ مرکوز کی جائے جو تمہیں اِس دنیا کے چُنگل سے نکال کر خلاوں کی آخری حد تک لے جائیں گی۔ ایک دن تم ایسا قد آور درخت بن جاو گے جس کی جڑیں مضبوط اور چھتری آسمان تک رسائی رکھتی ہو گی۔ پانی بہنے دو۔

کشتِ بہشت۔ اُس سمت دیکھنے کی کوشش کرو جہاں باد نُما کا رُخ ہے۔ مستقبل قریب میں تم اپنے ماضی کے رُو بہ رُو ہو گے۔ یہ تقسیم اور انتشار کا وقت نہیں۔ وقت آ گیا ہے کہ جو استعداد تم نے ریزہ بہ ریزہ کئی ہزار سالہ مدّت میں حاصل کی ہے اُسے ایک ہی نوبت میں صرف کر ڈالو۔ کامل کامیابی کامل اتِّحاد میں مُضمَر ہے۔ موجودہ ذہنیت تمہیں مزید آگے لے جانے سے قاصر ہے کیونکہ [*تمہارے بھائی کا خون زمین کے اندر سے مجھے پکارتا ہے*]۔ تمہاری صلاحیّتیں متّحد دنیا میں لا محدود ہوں گی؛ وہ دنیا جو تمہارے بالا ترین تخیّل سے بھی بعید ہے۔ میں تمہیں اُس غیر دریافت شدہ سرزمین تک لے جانے کے لیے تیّار ہوں۔ کیا تم میری تقلید پر آمادہ ہو؟ آو چند قدم ساتھ چلتے ہیں اس سے پہلے کہ ہم ہمیشہ کے لیے بچھڑ جائیں۔ تخیّل کی تسخیر ممکن نہیں۔

اُستادِ کامل؛ ساز ہم آہنگ ہے۔۔۔ دھُن چھیڑنے کا وقت آن پہنچا۔

اسفندیار خان
سالارِ دستۂ نبود

چند قدم

یا رب مرے سکوت کو نغمہ سرائی دے

اس کتاب میں پیش کردہ تمام خیالات تجزیاتی، توضیحی اور تعلیمی نوعیت کے حامل ہیں۔ یہ کسی مخصوص دائرۂ اختیار میں نفاذ کے لیے سفارشات کے طور پر پیش نہیں کیے گئے۔

خدایا، مجھے غیر جانبدار رہنے کی توفیق عطا فرما

حصۂ اوّل۔ سرُودِ ہوش ۔۔۔ محُرّکاتِ فوقیّت

ایک۔ درخت

تین دور بین۔ تین دور بین۔ تین دور بین ، [باہر نکلو تم تینوں]۔ نیکی اور بدی کے علم کا درخت سہ شاخہ ہے؛ جو ہمیشہ تین میں تقسیم در تقسیم ہوتا رہتا ہے۔ اس کا تنا تین چھوٹے تنوں میں بٹ جاتا ہے؛ زمین، یقین اور تزئین۔ زمین مضبوط ترین، یقین مضبوط اور تزئین نازک ہے۔ یہ ہے اِن تینوں کی نزولی ترتیبِ فوقیّت؛ وہ حکم جس کی تعمیل ہر سطح پر ہوتی ہے۔

یہ ہمیشگی رکھنے والا بارہماسی درخت ہے جو مسلسل بڑھتا رہتا ہے۔ جیسے جیسے یہ نشوونما پاتا ہے اس کے چھوٹے تنے شاخوں میں ڈھلتے ہیں، پھر ٹہنیاں بنتی ہیں، پھر ڈالیاں، اور آخرِ کار نہایت باریک ڈالیاں وجود میں آتی ہیں۔ وہ سب اس طرح باہم الجھ جاتی ہیں کہ یہ جاننا دشوار ہو جاتا ہے کہ کس باریک ڈالی کا نسب کس ڈالی، ٹہنی، شاخ یا تنے سے جا ملتا ہے۔ اِس درخت کا پھل فراست کہلاتا ہے؛ جِس کی افزائش تین باریک ڈالیوں سے وارد ہونے والے عرق سے ہوتی ہے۔ وقت کے ساتھ فراست صورت اختیار کرتا ہے: خاموشی میں جنم لینے والا، نادیدہ رس سے پھولتا اور ناپختگی سے پختگی تک کا سفر طے کرتا ہے، ہوا کے جھونکوں کی ہم آہنگی میں پک کر تیار ہوتا ہے، اور پھر وقت کے بوجھ تلے سکڑ کر سڑ جاتا ہے۔

اُس خاص قرینے کو نسب کہتے ہیں جو تنوں سے فراست تک جاتا ہے۔ فراست کا معیار نسب پر منحصر ہوتا ہے۔ نسب دو طرح کے ہوتے ہیں: حاکم اور تابع۔ حاکم زورآور ہوتا ہے، اور تابع کمزور۔ باریک ڈالیاں، جن سے وُرودِ عرق ہوتا ہے، کے نسب کے مطابق حاکم اور تابع کے لا محدود معیار معرضِ وجود میں آتے ہیں۔

زمین، یقین اور تزئین اسمائے عمومی ہیں۔ جیسے جیسے درخت شاخ در شاخ ہوتا ہے، ویسے ویسے ان اسماء کی خصوصیت بڑھتی جاتی ہے۔ ایک خاص فراست، جسے "تہذیب" کہتے ہے، تین باریک ڈالیوں سے نشوونما پاتی ہے: ا) جغرافیہ، ل) نظریہ، اور م) اقتصاد۔ حاکم اور تابع، تہذیب کی دو انساب ہیں۔

دو۔ جل ترنگ

قدرت مسلسل نازک آبگینوں میں پانی انڈیل رہی ہے۔ کوئی نادیدہ خالِق اِن پر قمچیوں سے متواتر ضرب لگا رہا ہے؛ ایک لطیف دھن ترتیب پا رہی ہے۔ مگر جیسے ہی یہ آبگینے لبریز ہوتے ہیں، ویسے ہی چکنا چور ہو کر لاتعداد باریک ٹکڑوں میں بکھر جاتے ہیں۔ وہ آخری ساز، جو آبگینے کے ریزہ ریزہ ہوتے وقت ابھرتا ہے، صدائے نبود کہلاتا ہے۔

تین۔ بحرِ عدم

وہ خوش ترتیب خطّ و خال اور تم
وہ اندیشے، پریشاں بال اور ہم
وہ اِک نورِ کرشمہ ساز اور تم
وہ لرزاں مُنحَنی اَظلال اور ہم
کئی صدیوں کی آب و تاب اور تم
وہ کچھ تاریک ماہ و سال اور ہم
وہ رنگا رنگئ بے باک اور تم
وہ اک نیرنگئ احوال اور ہم
سبھی بحرِ عدم میں کھو گئے ہیں
تِری رِفعت، مِرا پاتال اور ہم
حریمِ کالعدم میں سو رہے ہیں
مِرا ماضی، تِرا وہ حال، اور ہم

اسلاف کے ساتھ کھیلنا

دوستوں کے ساتھ کھیلنا

چار۔ دو قومیں

چار۔ا۔۔۔حاکم

ایک مضبوط تہذیب ہے۔ وہ وقت کے ساتھ ترقی پذیر ہوتا ہے: پیدائش، نوزائیدگی، بچپنا، بلوغت اور جوانی۔ اور وقت کے ساتھ تنزّل پذیر بھی ہوتا ہے: بڑھاپا اور انتقال۔ جیسے جیسے حاکم ایک مرحلے سے دوسرے مرحلے کی جانب ترقّی پذیر ہوتا ہے، اُس کی فراست میں اضافہ ہوتا جاتا ہے۔

چار۔ا(ا)۔۔۔سچ حکم

بمطابق پختگی، حاکم کو تین درجات میں تقسیم کیا گیا ہے: حادِث، خارِج اور حاکم۔ آخری دو درجات کو مزید مراحل میں ذیلی تقسیم کیا گیا ہے۔ اجتماعی طور پر انہیں سچ حکم، یا سادہ الفاظ میں "حکم" کہا جاتا ہے۔

چار۔ا(ا)۔۔۔جدول

ع ش ... عدد شمار

ع ش	درجہ (صعودی)	مرحلہ
١	حادِث	-
٢	خارج	خُرد
		کلاں
٣	حاکم	نو
		نیم
		ناب
	حاکم	-

شناسائیِ ناشناس

چارٹ ا(۱)۔۔۔خاکہ: نردبانِ ارتقا

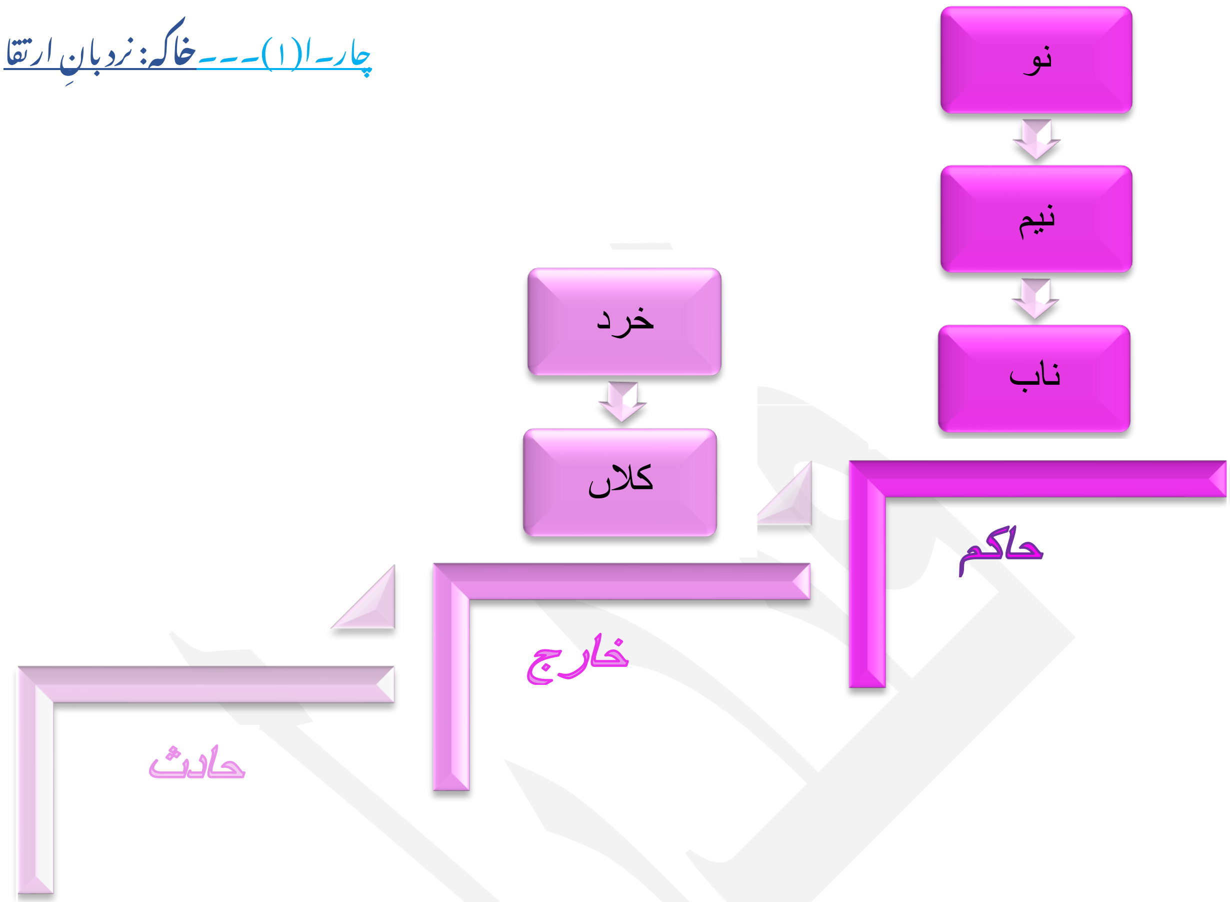

چارٹ ا(۲)۔۔۔خفی اور جلی

حقیقت باپردہ ہو تو خفی اور بےپردہ ہو تو جلی ہے۔ نوزائیدہ بچّے کے لیے سارا جہان خفی ہوتا ہے۔ لحظہ بہ لحظہ، یہ خفی اور جلی کے امتزاج میں ڈھلنے لگتا ہے۔ سورج، چاند، ستارے، اِس دنیا کا بہت بڑا حصّہ اور سارا آفاشاہی نظام، خفی ہے۔ بادلوں کی جانب بڑھو، اور خفی کو جلی بناو۔

چار۔ا(۳)۔۔۔ تمحیصِ مدّوجزر

لہریں اپنے نادیدہ سفر کا آغاز سمندر میں کہیں کرتی ہیں۔ ایک لحظہ انہیں ڈھالا جاتا ہے؛ لطیف شباہت، قوی ہیکل دیو میں تبدیل ہو جاتی ہے جس کے ذہن بوکھلا دینے والے اعضا ساحل تا ساحل پھیل جاتے ہیں۔ اور دوسرے ہی لحظے انہیں تلف کر دیا جاتا ہے؛ اپنا سر ساحل سے ٹکرا کر یہ نبودیّت میں تحلیل ہو جاتی ہیں اور ہنگامہ خاموشی کے روبرو شکست تسلیم کر لیتا ہے۔ جیسے ایک لہر طلوع ہوتی ہے ویسے ہی دوسری غروب ہو جاتی ہے۔ یہ ہے دنیائے پس و پیش؛ گردش دہرائی جا رہی ہے۔

چار۔ا(۴)۔۔۔ حلقۂ بے پایاں

حاکم ناب پانی سے بھرا ہوا وہ آبگینہ ہے جو صدائے نبود کے لیے تیار ہے۔ وہ تہذیب کہ جسے قدرت نے بڑی محنت سے تیّار کیا تھا، فقط ایک ہی مہلت میں ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے۔ اور پھر حادِث پیدا ہوتا ہے؛ گردش دہرائی جا رہی ہے۔

بنجر اور تر

چارٹ ا(۴)۔۔۔خاکہ

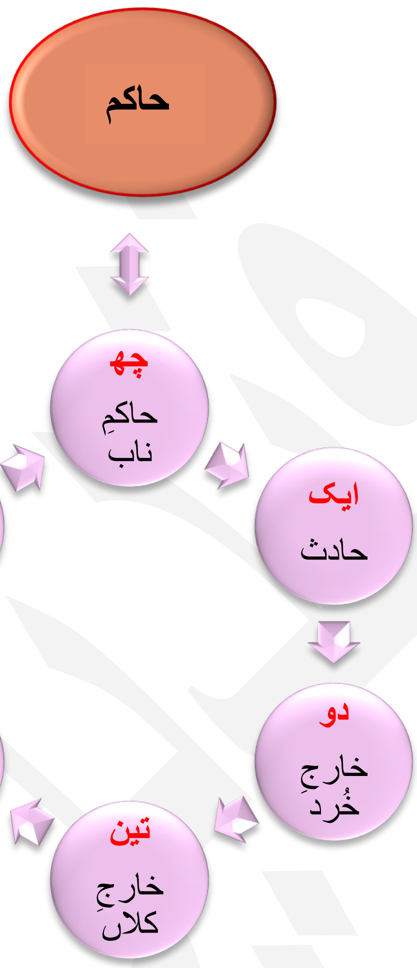

تہذیب اپنا رقبہ بڑھائے بغیر ترقّی پذیر ہوگی یا اشتراک کرے گی اور اپنا رقبہ بڑھانے کے بعد ترقّی پذیر ہوگی۔ اشتراک دو طرح کا ہوتا ہے: (۱) انضمام، اشتراک بَرضا اور (۲) نوآبادی، اشتراک بزور۔

حادِث یا تو اپنا رقبہ بڑھائے بغیر ترقّی پذیر ہوتا ہے یا کسی دوسری تہذیب (ماسوا) جو کہ اُس کے قریب ہو، کے ساتھ انضمام کرتا ہے۔ حادث؛ خارجِ خُرد، خارجِ کلاں، حاکم نو، حاکم نیم اور آخرتاً، حاکم ناب کی جانب ترقّی پذیر ہوتا

ہے۔ اس مرحلے پر خافِق کی قینچیوں کی ضرب صدائے نبود بلند کرتی ہے۔ کوئی اور حادِث پیدا ہوتا ہے؛ گردش دہرائی جا رہی ہے۔

اگر حاکم ناب، حاکم کی جانب ترقّی پذیر ہو تو صدائے نبود کو بلند ہونے سے روک سکتا ہے۔ البتّہ، ایک معیّن وقت پر، حاکم، حاکم ناب کی جانب تنزّل پذیر ہو جاتا ہے اور پھر صدائے نبود بلند ہوتی ہے۔ کوئی اور حادِث پیدا ہوتا ہے؛ گردش دہرائی جا رہی ہے۔

چار۔ا(۵)۔۔۔قطعۂ جغرافیائی

وہ قطعہ ہے جس کی افزائش تین باریک ڈالیاں کرتی ہیں۔ ایک تہذیب دوسری تہذیب کے اثر کو رد کرنے کی کوشش کرتی ہے؛ چنانچہ، وہ یہ قطعہ قائم کرتی ہے۔ اس کی مندرجہ ذیل چار اقسام ہیں:

ا) نفوذ پذیر قطعۂ جغرافیائی؛ دوسری تہذیب کے جغرافیائی، نظریاتی اور اقتصادی رسوخ کو پار ہونے دیتا ہے۔

ب) بیش از نیمہ نفوذ پذیر قطعۂ جغرافیائی؛ دوسری تہذیب کے نظریاتی اور اقتصادی رسوخ کو پار ہونے دیتا ہے۔

ج) کم از نیمہ نفوذ پذیر قطعۂ جغرافیائی؛ دوسری تہذیب کے محض اقتصادی رسوخ کو پار ہونے دیتا ہے۔

د) نفوذ نا پذیر قطعۂ جغرافیائی؛ دوسری تہذیب کے رسوخ کو پار ہونے نہیں دیتا ہے۔

چار۔ا(۵)۔۔۔جدول

ع ش	نفوذ پذیری	رسوخ		
		ا: جغرافیائی	ل: نظریاتی	م: اقتصادی
ایک	نفوذ پذیر	✔	✔	✔
دو	بیش از نیمہ نفوذ پذیر	✘	✔	✔
تین	کم از نیمہ نفوذ پذیر	✘	✘	✔
چار	نفوذ نا پذیر	✘	✘	✘

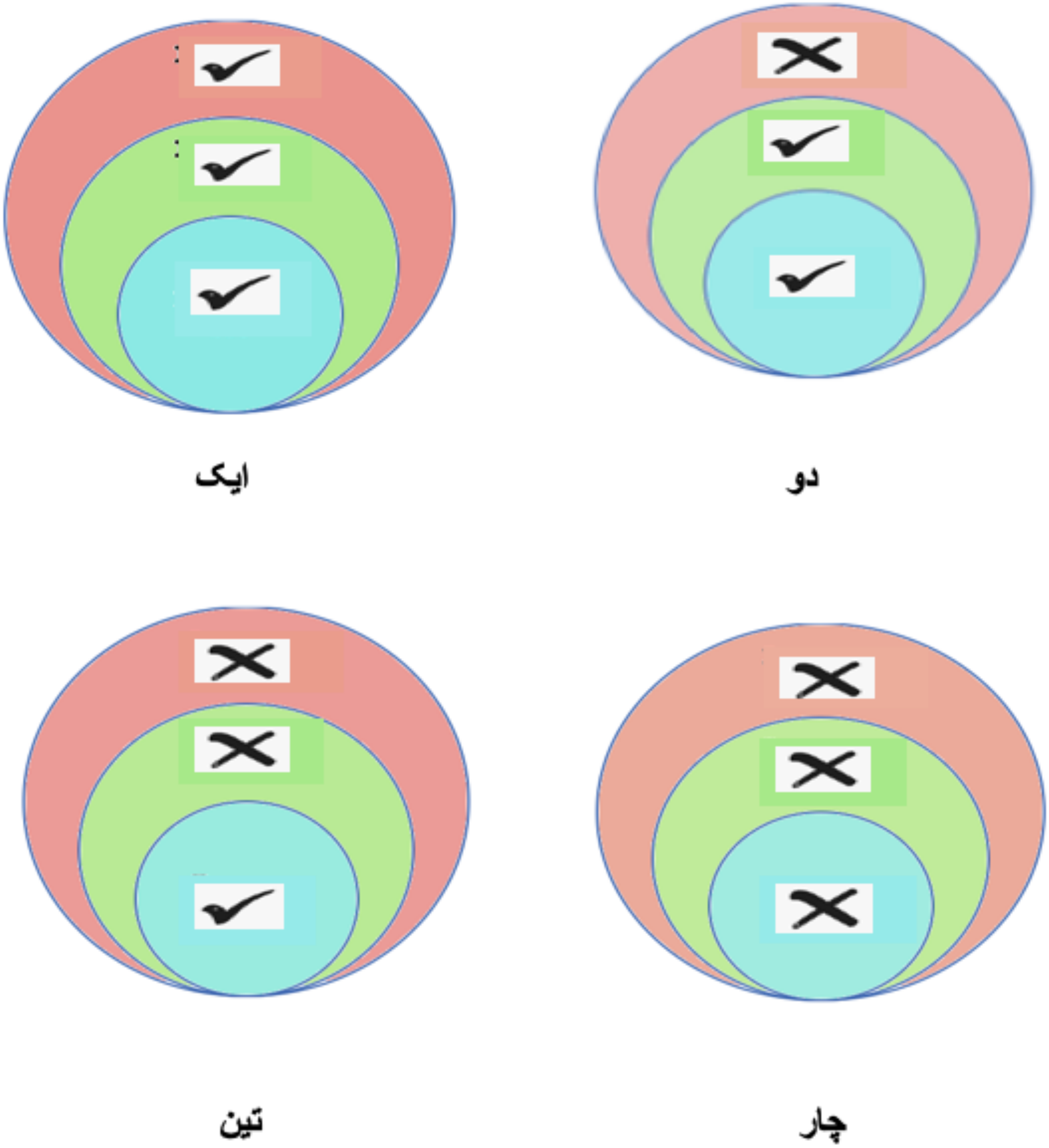

چارٹ(۵)---خاکہ

Cressetbook.com

اَساسی قطعۂ جغرافیائی وہ خطّہ ہے جہاں قطعۂ جغرافیائی کی تاثیر مکمّل ہو اور ثانوی قطعۂ جغرافیائی وہ خطّہ ہے جہاں اُس کی تاثیر جزوی ہو۔ علاوہ ازیں، مرکزی اور خارجی قطعہ ہائے جغرافیائی وہ دو خطّے ہیں جو ایک ہی نظام کے تحت ہوں لیکن ان کے درمیان بحر، بر یا کوئی اور قدرتی رکاوٹ حائل ہو۔

چار۔ا(٦)۔۔۔حادِث

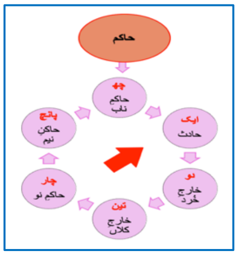

حاکم ناب کی بخرا شدہ قسم ہے۔ اس لیے، مختلف تناسُبات میں، اسے اپنے مُورِث کا معیار ورثے میں ملتا ہے۔ بوجہِ نفوذپذیر قطعۂ جغرافیائی اِسے ترقّی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ چنانچہ، یہ خارج کی جانب ترقّی پذیر ہوتا ہے۔ اگر یہ کسی غیر آباد خطّے پر آباد ہو جائے تو تزئین ارض کے ساتھ تعائل کے بعد ترقّی پذیر ہو گا۔

چار۔ا(۷۔ا)۔۔۔خارج (حصۂ اول)

حادِث اور ماسوا کا اختلاط ہے اس لیے معیار کے لحاظ سے یہ اپنے مُورث سے قدرے مختلف ہوتا ہے۔ بوجہِ نفوذپذیر قطعۂ جغرافیائی اِسے بھی ترقّی کی اشد ضرورت ہوتی ہے۔ خارج ایک اجنبی ہے جسے ابھی تک افرادِ خانہ نے قبول نہیں کیا؛ ایسا پھل جو پیڑ پر تازہ لگا ہے۔

چار۔ا(۸)۔۔۔تنازُع اور تسلّط

قدرت کی دو مخالف قوّتیں ہیں جو اِس وقت نمودار ہوتی ہیں۔ تنازُع تب جنم لیتا ہے جب ایک تہذیب دوسری تہذیب کے مقابل اپنی شناخت کھونے کے خطرے سے دوچار ہو۔ یہ درونِ تہذیب بھی ہو سکتا ہے؛ اگر قطعۂ جغرافیائی کے اندر سے خطرہ لاحق ہو، اور بَینِ تہذیب بھی ہو سکتا ہے؛ اگر قطعۂ جغرافیائی کے باہر سے خطرہ لاحق ہو۔ دوسری جانب، تسلّط وہ قوّت ہے جو تہذیب کو باندھتی ہے اور اکائی کی طرح اِسے ترقّی پر آمادہ کرتی ہے۔ تنازُع اور تسلّط بالعکس متناسب ہیں۔ تہذیب کی ترقّی کے ساتھ تنازُع کم اور تسلّط زیادہ ہوتا ہے۔

چار۔ا(۷۔ب)۔۔۔خارج (حصۂ دوئم)

میں مختلف خاندان اپنی شناخت برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں اور ساتھ ہی بحیثیّت اکائی ارتقا پذیر ہونے کی بھی کوشش کرتے ہیں۔ اگر تسلّط غلبہ پا جائے تو شناخت کا وہ پہلو جو مل جل کر رہنے سے متصادم ہو، رفتہ رفتہ مٹ جاتا ہے۔ آنے والی نسلوں کو پتہ ہی نہیں چلتا کہ وہ کبھی موجود بھی تھا۔ اس مرحلے پر خارج، حاکم نو کی جانب ترقّی پذیر ہوتا ہے؛ اب وہ اجنبی نہیں رہا۔

چار۔ا(۹)۔۔۔حاکم نو

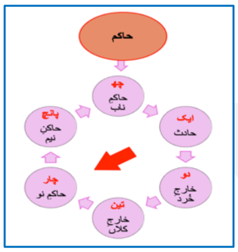

ناپختہ پھل ہے۔ اس کا قطعۂ جغرافیائی بیش از نیمہ نفوذپذیر ہے۔ بالغ ہوتے ہوئے یہ اپنے رقبے میں اضافہ کیے بغیر ترقّی کی کوشش کرتا ہے یا انضمام کرتا ہے۔ قطعۂ جغرافیائی کے لحاظ سے حادِث / خارج اور حاکم میں یہ فرق ہے کہ حادِث / خارج کو ماسوا بآسانی نوآباد کر سکتا ہے؛ البتہ، حاکم، بوجہِ جغرافیائی نفوذناپذیری، ایک خودمختار ہستی ہے جس کی نوآبادیاتی مشکل امر ہے۔

چار۔ا(۱۰)۔۔۔حاکم نیم

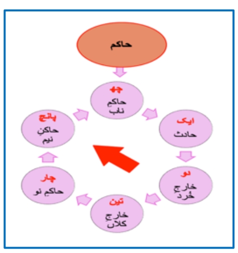

کچھ عرصہ بعد حاکم نو، حاکم نیم کی جانب ترقّی پذیر ہوتا ہے۔ یہ ایک پختہ پھل ہے۔اس کا قطعۂ جغرافیائی کم از نیمہ نفوذپذیر ہے۔

چار۔ا(۱۱)۔۔۔حاکم ناب

کو "چھ درمیان" یا "بھٹکتی روح" بھی کہتے ہیں۔ نغمۂ نبض ایک بھٹکتی ہوئی روح ہے جو سرزمینِ خفی میں فرزانگی اور دیوانگی کے بیچ ہویدا ہے۔ شبّانِ حقیقی کو اِس لکیر سے، جو کہ جِبلّت نے کھینچ رکھی ہے، آگے جانے کی اجازت نہیں۔

کچھ عرصہ بعد حاکمِ نیم، حاکمِ ناب کی جانب ترقّی پذیر ہوتا ہے۔ یہ ایک پکا ہوا پھل ہے۔ اس کا قطعۂ جغرافیائی نفوذ ناپذیر ہے۔ یہ مختلف خاندانوں کا ایسا نفیس امتزاج ہے کہ اس میں تنازُع ختم اور تسلّط مکمّل طور پر کارفرما ہو جاتا ہے۔ تنازُع کی غیر موجودگی میں مزید ترقّی ممکن نہیں رہتی۔ حاکم ناب اپنے نفوذ ناپذیر قطعۂ جغرافیائی میں کامل طور پر نظام چلاتا ہے۔

اِن دریدہ سانسوں کو پرونا ممکن نہیں۔ شعر اُس وقت تَر ہوتا ہے جب اُس کا وزن و بحر ٹھیک اور قافیہ و ردیف باہم مطابقت رکھتے ہوں۔ جتنا شعر تر ہو گا اُتنا ہی وہ کمال کو پہنچے گا۔ آدرش ماحول میں باریک سنگریزوں سے لے کر دیو ہیکل چٹانوں تک ہر ٹکڑا اپنی جگہ پر ہوتا ہے اِس لیے کمال، شعرِ تر ہے۔ لیکن، ناپائیداری ہمیشہ تر کیسے رہ سکتی ہے؟

کمال محض مخصوص عوامل کے ساتھ ایک قلیل عرصے کے لیے حاصل کیا جا سکتا ہے۔ ہر جاندار کے لیے ایک جال بچھا دیا گیا ہے؛ زمین سے کوئی نہیں بچ سکتا۔ حاکم ناب، فراست کا پکا ہوا پھل ہے اور بایں وجہ یہ معیّنہ مدّت میں سکڑ جاتا ہے اور پھر سڑ جاتا ہے۔ آبگینہ پانی سے بھر جاتا ہے اور پھر اس پر خافِق، قمچیوں کی ضرب پوری قوّت سے لگاتا ہے اور وہ ریزہ ریزہ ہو جاتا ہے۔ حادِث پیدا ہوتا ہے؛ گردش دہرائی جا رہی ہے۔

قدرت، حادِث سے حاکم ناب کی جانب ارتقا کے تکلیف دہ عمل سے گزر جائے گی لیکن افزائش رکنے نہیں دے گی۔ یہی ہے طریقِ قدرت۔ تم زمانے کی گردش میں پھنس چکے ہو۔ یہ وحشی گرداب تمہیں گاہ ڈبوئے گا، گاہ اُچھالے گا۔ معیّن وقت پہ گھڑیال اپنی گھنٹی بجائے گا اور کہے گا کہ ناپائیداری ہمیشہ ترکیسے رہ سکتی ہے؟

چار۔ا(۱۲)۔۔۔حاکم

اگر حاکم ناب، حاکم کی جانب ترقّی پذیر ہو تو لبالب آبگینے میں موجود پانی کی سطح کم ہو جاتی ہے اور کچھ عرصے کے لیے صدائے نبود بلند نہیں ہوتی۔ اس لیے جِبِلّتِ بقا کے عین مطابق، حاکم ناب، حاکم کی جانب ترقّی پذیر ہوتا ہے اور اپنے اَساسی قطعۂ جغرافیائی کا رقبہ بڑھاتا اور ثانوی قطعہ (ہائے) جغرافیائی بناتا ہے جس کی دو اقسام ہیں: ۱) قرین قطعۂ جغرافیائی؛ جس کی سرحد اَساسی قطعۂ جغرافیائی سے ملتی ہے اور ۲) بعید قطعۂ جغرافیائی؛ جس کی سرحد اَساسی قطعۂ جغرافیائی سے نہیں ملتی۔ وہ تہاذیب جو قرین / بعید قطعۂ جغرافیائی میں موجود ہوں، حاکم اور مقامی تہاذیب کا اختلاط ہوتی ہیں۔

حاکم کا وہ حصّہ جو اَساسی قطعۂ جغرافیائی میں موجود ہے، حاکم ناب سے حاکم نیم کی جانب تنزّل پذیر ہو جاتا ہے۔ حاکم نیم کا قطعۂ جغرافیائی، جیسا کہ پہلے واضح کیا گیا ہے، کم از نیمہ نفوذ پذیر ہوتا ہے اس لیے، بوجہِ اقتصادی نفوذپذیری، تنازُع اور تسلّط کارفرما ہو جاتے ہیں۔ یہ قدم حاکم کی بقا کے لیے ناگزیر ہے کیونکہ یہ اُس کے اَساسی قطعۂ جغرافیائی کو نفوذ ناپذیر سے کم از نیمہ نفوذپذیر بنا دیتا ہے۔ حاکم ناب اور حاکم، دونوں ہی پکے ہوئے پھل ہیں۔ فرق یہ ہے کہ حاکم ناب جلد سکڑ جاتا ہے؛ البتّہ، اگر وہ حاکم کی جانب ترقّی پذیر ہو تو بدیر سکڑتا ہے۔

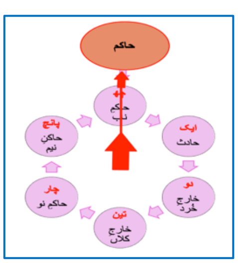

اَساسی قطعۂ جغرافیائی ایک آبگینہ ہے۔ پانی، جو کہ مسلسل آبگینوں میں اُنڈیلا جا رہا ہے، وقت ہے۔ خالِق، تقدیر ہے۔ پانی سے لبالب آبگینہ حاکم ناب ہے۔ حاکم، لبالب آبگینے سے پانی کا باہر نکالا جانا ہے۔ نتیجتاً پانی کی سطح کم ہو جاتی ہے اور حاکم نجات پا لیتا ہے۔ البتّہ،

یہ نجات محض وقتی ہے کیونکہ پانی تو اب بھی مسلسل اُنڈیلا جا رہا ہے۔ اِس لیے لبِ آبگینہ سے پانی کا بہہ جانا، جو کہ جمود ہے، ناگُزیر ہے۔ دورانِ بہاو، قمچی کی ضرب آبگینے پر لگتی ہے اور وہ اُسے کرچی کرچی کر دیتی ہے؛ موت۔ کانچ کے باریک ٹکڑے جو اردگرد بکھر جاتے ہیں، حوادث و خوارج ہیں۔

چار۔ا(۱۳)۔۔۔تنزّل

ترقّی کی طرح، تنازُع اور تسلّط کے محرّکات کے مطابق، تنزّل بھی ممکن ہے۔ اگر خارج میں تنازُع شدت اختیار کر لے تو وہ چھوٹے خوارج اور حوادث کی جانب تنزّل پذیر ہو سکتا ہے۔ حوادث اور خوارج خام ہیں اور اُن کا قطعۂ جغرافیائی نفوذپذیر ہوتا ہے اس لیے تنازعاتِ درون / بَین کے مطابق، وہ ترقّی یا تنزّل پذیر ہو سکتے ہیں۔ حکّام، پختہ ہیں اور اُن کا قطعۂ جغرافیائی نیمہ نفوذپذیر یا نفوذناپذیر ہوتا ہے اِس لیے، بسا اوقات، حاکم تبھی حادِث / خارج کی جانب تنزّل پذیر ہوتا ہے جب تنازعات بَینِ تہذیب ہوں۔

چار۔ا(۱۴)۔۔۔قانونِ نزولی فوقیّت

جب پہچان کا درخت بڑھتا ہے تو مضبوطی اور پائیداری کے حصول کی خاطر کمزور تنے مضبوط تنوں کی جانب جُھک جاتے ہیں۔ اس لیے کمزور تنوں کا کچھ بوجھ مضبوط تنے اُٹھا لیتے ہیں۔ تزئین، یقین اور زمین پر؛ جبکہ، یقین، زمین پر اپنے وجود کی بقا کے لیے منحصر ہے۔

بابِ سہ رنگ

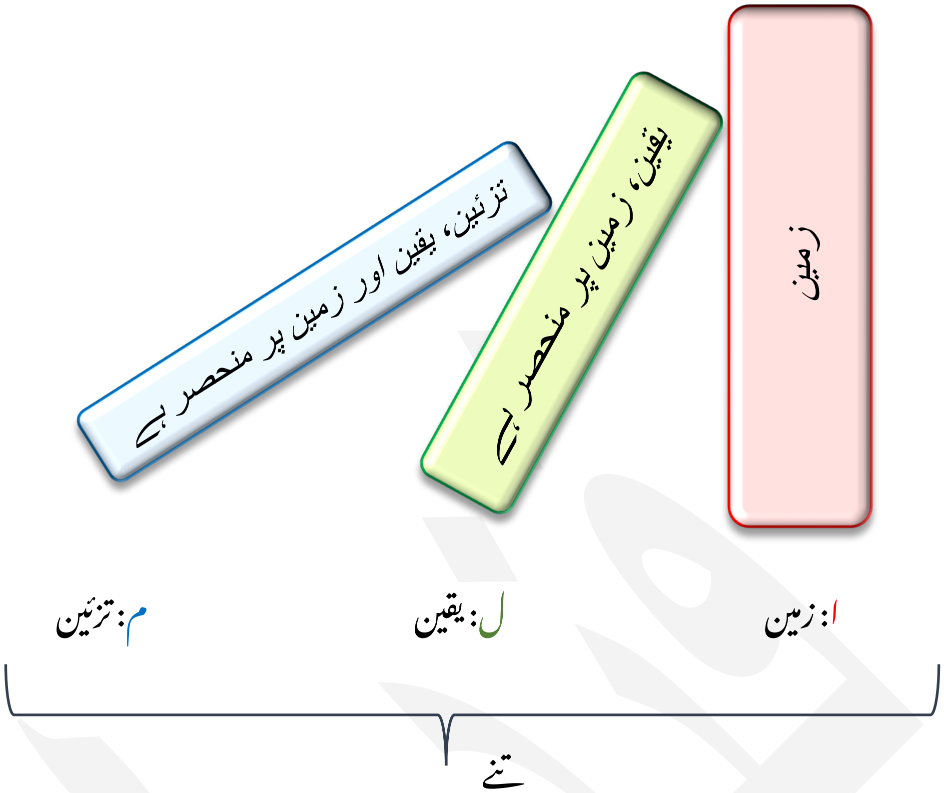

چارٹ۔ا(۱۴)۔۔۔خاکہ:ا

اگر ایک مختلف زاویے سے دیکھا جائے تو مضبوط تنے کمزور تنوں کو سہارا دیتے ہیں۔ زمین، یقین اور تزئین کی افزائش پر اثر انداز ہوتی ہے۔ اسی طرح یقین، تزئین کی افزائش پر اثر انداز ہوتا ہے۔ البتّہ، اِس کے برعکس ممکن نہیں۔ یعنی، تزئین کی افزائش کا زمین اور یقین پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔ اِسی طرح، یقین کی افزائش کا زمین پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

یہ ہے قانونِ نزولی فوقیت۔ تنوں سے لے کر باریک ڈالیوں تک اِس قانون کا اطلاق درخت میں ہر سطح پر ہوتا ہے۔ البتّہ، محرّکات کے مطابق، ایک خاص نسب اِس قانون کی پیروی کر سکتا ہے یا نہیں بھی کر سکتا۔ اگر اِس قانون کی پیروی کی جائے تو باہم انحصار کے باعث تنے اتّحاد کے ساتھ اپنا کام کرتے ہیں؛ یہ ہے نسبِ حاکم۔ اِس کے برعکس، اگر اِس قانون کی پیروی نہ کی جائے تو خودمختاری کے باعث تنے اتّحاد کے ساتھ اپنا کام نہیں کرتے؛ یہ ہے نسبِ تابع۔

ا، ل، اور م کو خصال بھی کہا جاتا ہے۔

چارٹ ا(۱۴)۔۔۔جدول

ع ش	خصلت	ساخت		
۱	ا	ا		
۲	ل	ا	ل	
۳	م	ا	ل	م

عدد شمار ۱؛ ا کی ساخت میں فقط ا شامل ہے
عددشمار ۲؛ ل کی ساخت میں تھوڑا سا ا شامل ہے
عدد شمار ۳؛ م کی ساخت میں تھوڑے سے ا اور ل شامل ہیں

اس لیے ا، ل اور م پر اثر انداز ہوتا ہے اور ل، م پر اثر انداز ہوتا ہے لیکن ل یا م کا ا پر کوئی اثر نہیں اور م کا ل پر کوئی اثر نہیں۔

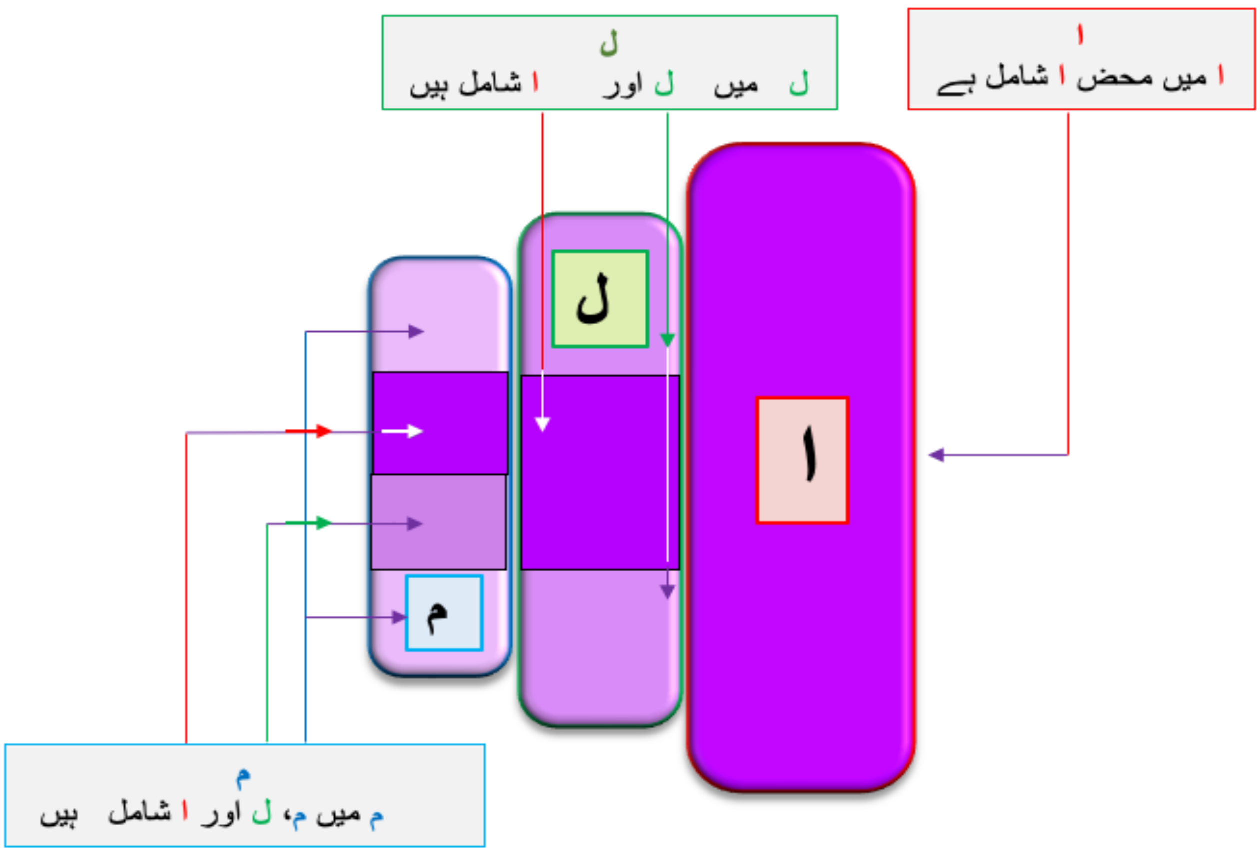

چارٹ ا(۱۴)۔۔۔خاکہ: ب

چارٹ۔ا(۱۵)۔۔۔حاکم اور نفوذ(نا) پذیری

حاکم قانون کی پیروی کرتا ہے: م، ل وا اور ل، ا کی جانب جھکتا ہے۔ لہٰذا، باہمی انحصار کے باعث، جغرافیہ، نظریہ اور اقتصاد، ہم آہنگی کے ساتھ کام کرتے ہیں۔ باہم، وہ حاکم کے قطعۂ جغرافیائی کی نفوذ پذیری کا تعیّن درج ذیل طریق پر کرتے ہیں:

چارٹ۔ا(۱۵)۔۔۔جدول: نفوذ پذیر

ع ش	سطح (نزولی)		رنگ	طاقت	نفوذ پذیری
۱	بہت مضبوط			۵	نفوذ نا پذیر
۲	مبہم	مضبوط		۳	
۳		کمزور			نفوذ پذیر
۴	بہت کمزور			۱	

۱: بہت مضبوط ۔ ب م ۲: مضبوط ۔ م ۳: کمزور ۔ ک ۴: بہت کمزور ۔ ب ک

چارٹ۔ا(۱۵)۔۔۔خاکے: ا تا د

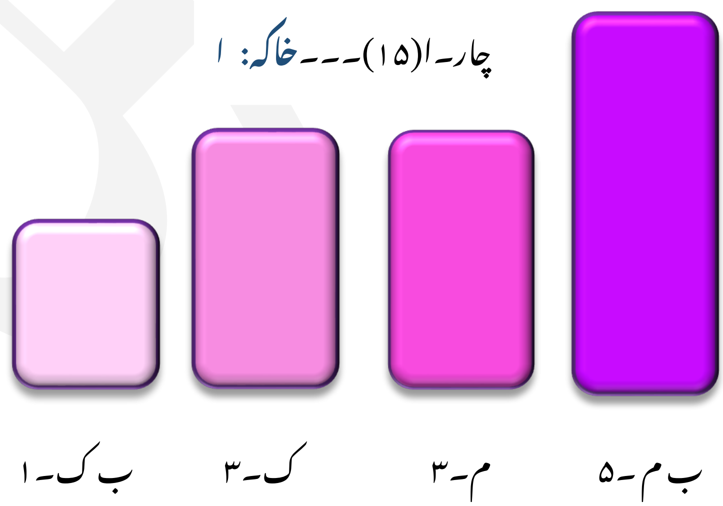

فرض کرو ہر خصلت کی طاقت کی تین سطوح ہیں: ۵ (بہت مضبوط)، ۳ (مبہم) اور ۱ (بہت کمزور)۔ جدولِ بالا کے مطابق، دیگر خصال کے درجات سے قطع نظر، بہت مضبوط (عدد شمار ۱)، نفوذ نا پذیر رہے گا، اور بہت کمزور (عدد

شمار ۴)، نفوذپذیر رہے گا۔ البتّہ، مضبوط اور کمزور (عدد شمار ۲ و ۳) کی حیثیّت مبہم ہے۔ ایک درجہ بالا خصلت کی حیثیّت کے مطابق، یہ نفوذ(نا) پذیر ہو سکتے ہیں۔

چار۔ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: ب

خاکہ ب میں ۱ ا کا مطلب ہے الف خصلت کی ایک طاقت۔ اس خاکے کا مطلب ہے کہ ا ل م (الم) بہت کمزور ہیں اس لیے وہ نفوذپذیر ہیں۔

چار۔ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: پ ۱

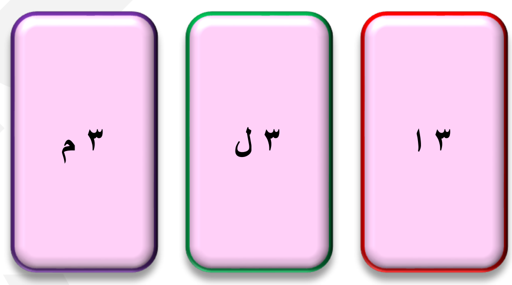

خاکہ پ ۱ کا مطلب ہے کہ الم کی حیثیّتِ نفوذ مبہم ہے۔

چارٹ ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: ت

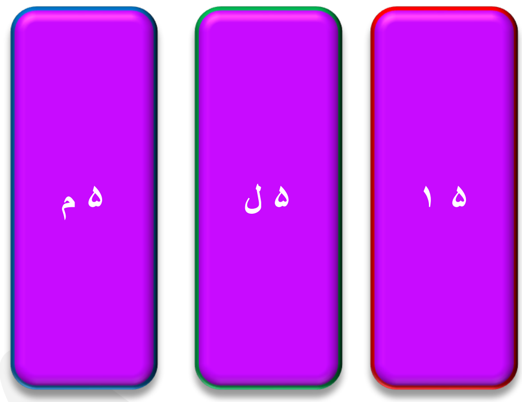

خاکہ ت میں الم بہت مضبوط ہیں اسلیے وہ نفوذ نا پذیر ہیں۔

چارٹ ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: ٹ

چارٹ ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: ث

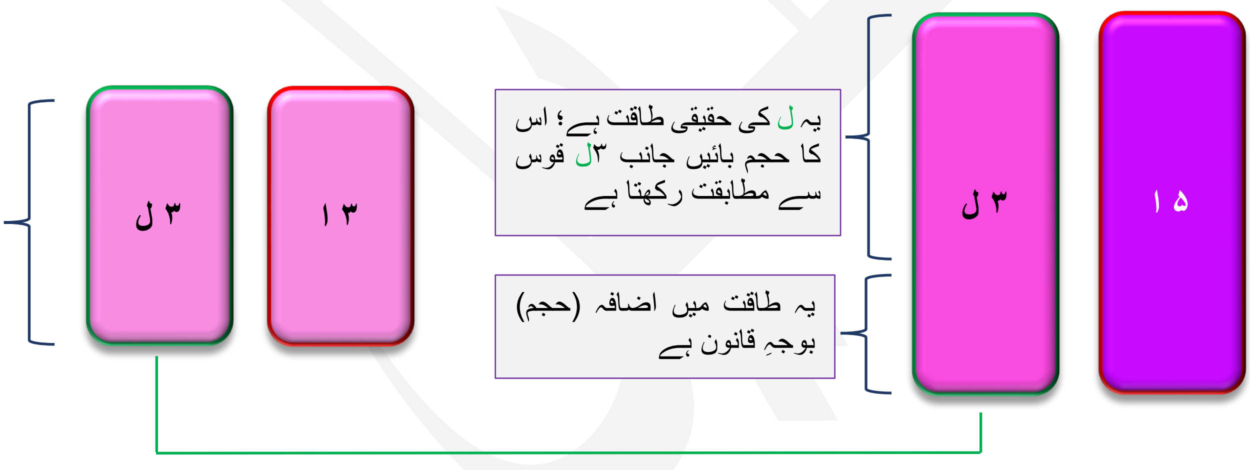

یہ قانون کی ابتداء ہے۔ خاکہ ٹ میں بہت مضبوط۔ا، مبہم۔ل کی حیثیّتِ نفوذ کو بڑھا کر مضبوط۔ل بنا دے گا۔ اس کا مطلب ہے کہ ا اور ل دونوں نفوذ نا پذیر ہیں۔ البتہ، خاکہ ث میں ۳ ا، طاقت کی کمی کی وجہ سے، مبہم۔ل کی حیثیّتِ نفوذ کو بڑھا کر مضبوط۔ل نہیں بنا سکتا۔ اس لیے ا اور ل دونوں کمزور رہیں گے۔ یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ قانون کے اطلاق سے پہلے خاکہ ٹ کے ا اور ل، خاکہ ج کے ا اور ل کی طرح ہوں گے اور قانون کے اطلاق کے بعد وہ خاکہ چ کے ا اور ل کی طرح ہوں گے۔

چار۔ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: ج

چار۔ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: چ

اس مرحلے پر، اہم ہے کہ یاد رکھا جائے کہ مضبوط۔ا کا وجود ممکن نہیں۔ قانون کے مطابق م، ل اور ا پر؛ جبکہ، ل، صرف ا پر منحصر ہے لیکن ا کو سہارا دینے کے لیے کوئی اور خصلت موجود نہیں۔ اس لیے اگر ا کی طاقت ۳ ہے تو وہ کمزور شمار ہو گا۔ اس کا مطلب ہے کہ اس صورت میں ا، ل اور م کی حیثیّت کو نہیں بڑھا سکتا۔ اس کا مطلب یہ بھی ہے کہ ل اور م، بہت مضبوط، مضبوط، کمزور یا بہت کمزور ہو سکتے ہیں لیکن ا، محض بہت مضبوط، کمزور یا بہت کمزور ہو سکتا ہے۔

چارٹ ۱(۱۵)۔۔۔خاکہ: پ ۲

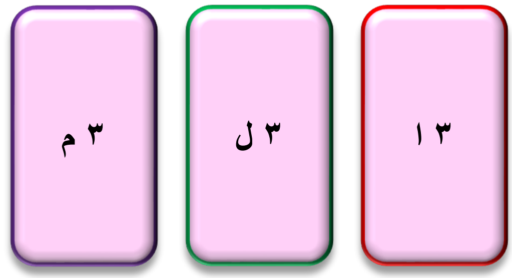

یہ بات ذہن میں رکھتے ہوئے اگر خاکہ پ ۲ کا مطالعہ کیا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ اس کے الم کمزور ہیں کیونکہ ا کمزور ہے اور وہ باقی ماندہ خصال کی حیثیّت بڑھانے سے قاصر ہے۔

چارٹ ۱(۱۵)۔۔۔خاکہ: ح

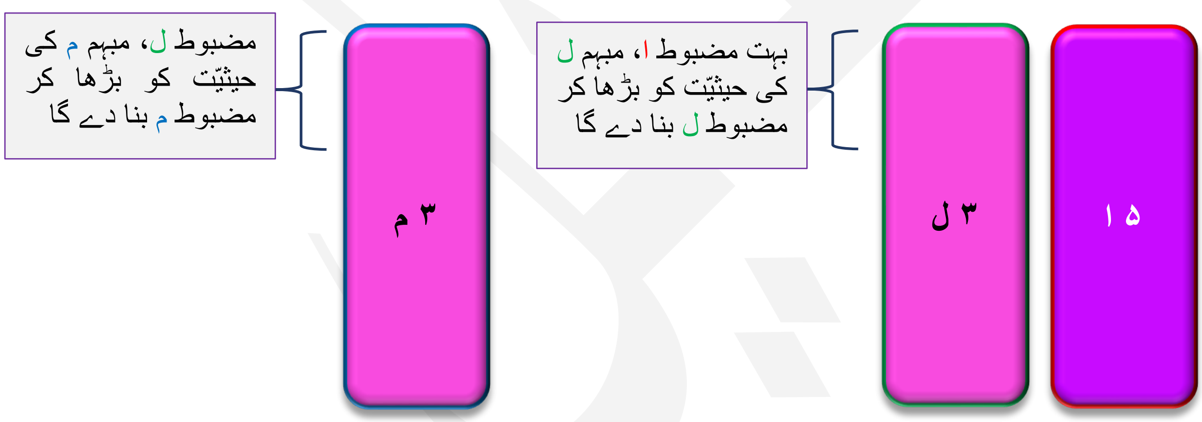

اسی طرح، جیسے کہ خاکہ ح میں دکھایا گیا ہے، بہت مضبوط۔ا، مبہم۔ل کی حیثیّت کو بڑھا کر مضبوط۔ل بنا دے گا، اور مضبوط۔ل، مبہم۔م کی حیثیّت کو بڑھا کر مضبوط۔م بنا دے گا۔ یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ قانون کے اطلاق سے پہلے خاکہ ح کے الم، خاکہ خ کے الم کی طرح ہوں گے اور قانون کے اطلاق کے بعد وہ خاکہ د کے الم کی طرح ہوں گے۔

چار۔ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: خ

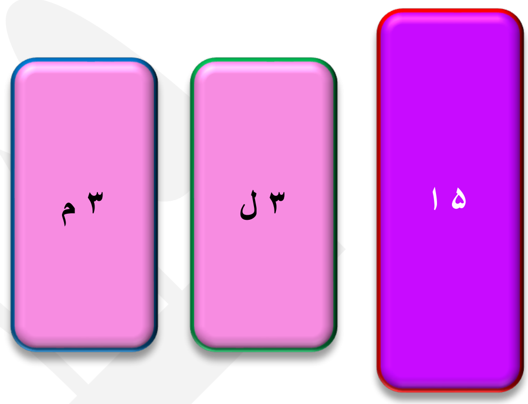

چار۔ا(۱۵)۔۔۔خاکہ: د

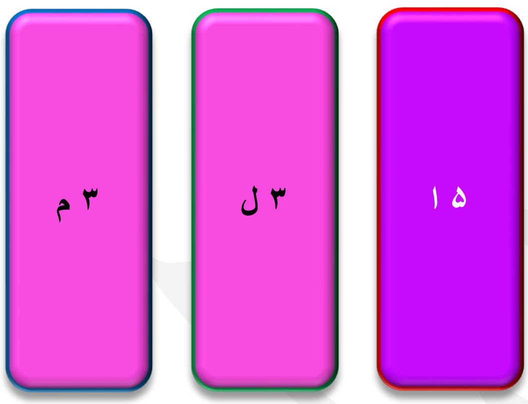

اس مرحلے پر ا اور ل کے محرکات کو اطلاقِ قانون کی رو سے سمجھنا بہت ضروری ہے۔ محض بہت مضبوط۔ا ہی مبہم۔ل کی حیثیّت کو بڑھا کر مضبوط۔ل بنا سکتا ہے (خاکہ ٹ)؛ کمزور۔ا یہ نہیں کر سکتا (خاکہ ث)۔ البتّہ، مضبوط۔ل، مبہم۔م کی حیثیّت کو بڑھا کر مضبوط۔م بنا سکتا ہے (خاکہ ح)۔

یہ اخذ کیا جا سکتا ہے کہ ل اور م کی حیثیّت کو مبہم سے بڑھا کر مضبوط بنانے کے لیے بہت مضبوط۔ا کی ضرورت ہے۔ البتّہ، م کی حیثیّت کو مبہم سے بڑھا کر مضبوط بنانے کے لیے بہت مضبوط۔ل ضروری نہیں۔ مطلب یہ کہ، م کی حیثیّت کو مبہم سے بڑھا کر مضبوط بنانے کے لیے مضبوط۔ل ہی کافی ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ ل اور م دونوں ا پر منحصر ہیں۔ البتّہ، ل پر محض م منحصر ہے۔ ا دو خصائل (ل اور م) کو سہارا دے رہا ہے؛ جبکہ، ل محض ایک خصلت (م)

کو سہارا دے رہا ہے اس لیے ل اور م کی حیثیّت کو بڑھانے کے لیے ا کا بہت مضبوط ہونا ضروری ہے؛ جبکہ، م کی حیثیّت کو بڑھانے کے لیے ل کا محض مضبوط ہونا بھی کافی ہے۔ یہ ہے خصال کے باہم انحصار کی تاثیر۔ جدولی شکل میں قانون کا اطلاق اس طرح ہو گا:

چارٹ ۱(۱۵)۔۔۔جدول: اطلاق

ع ش	ا	ل		م		خاکہ
		پہلے	بعد	پہلے	بعد	
۱	بہت مضبوط	مبہم	مضبوط	-	-	ٹ
۲	کمزور	مبہم	کمزور	-	-	ث
۳	بہت مضبوط	بہت مضبوط	بہت مضبوط	مبہم	مضبوط	ـ
۴	بہت مضبوط	مبہم	مضبوط	مبہم	مضبوط	ح
۵	کمزور	مبہم	کمزور	مبہم	کمزور	پ ۲
٦	بہت کمزور	بہت کمزور	بہت کمزور	بہت کمزور	بہت کمزور	ب
۷	بہت مضبوط	بہت مضبوط	بہت مضبوط	بہت مضبوط	بہت مضبوط	ت

عدد شمار ۱:۔ بہت مضبوط۔ ا، مبہم۔ل کی حِیثیّت بڑھا کر مضبوط۔ل بنا دے گا۔

عدد شمار ۲:۔ کمزور۔ ا، مبہم ل کی حِیثیّت گھٹا کر کمزور۔ل بنا دے گا۔

عدد شمار ۳ تا ۷:۔

۱۔ بہت مضبوط یا مضبوط ل کا وجود تبھی ممکن ہے جب بہت مضبوط ا موجود ہو (۳ اور ۴)۔ اگر ا کمزور یا بہت کمزور ہو تو ل بھی کمزور یا بہت کمزور ہو گا (۵ اور ٦)۔

۲۔ بہت مضبوط یا مضبوط م کا وجود تبھی ممکن ہے جب بہت مضبوط یا مضبوط ل موجود ہو (۳، ۴ اور ۷)۔ اگر ل کمزور یا بہت کمزور ہو تو م بھی کمزور یا بہت کمزور ہو گا (۵ اور ٦)۔

۳۔ بقیہ خصال کی حیثِیّت سے قطع نظر؛ بہت مضبوط، بہت مضبوط اور بہت کمزور، بہت کمزور ہی رہے گا۔

نتیجہ:۔

۱۔ نفوذناپذیر جغرافیہ کا مطلب ہے ایسا خطّۂ زمین جس کی نوآبادی ماسوا آسانی نہ کر سکے۔

۲۔ نفوذناپذیر جغرافیہ، معیّنہ مدّت میں، نفوذناپذیر نظریے کے لیے راہ ہموار کرتا ہے۔

۳۔ نفوذناپذیر جغرافیہ اور نظریہ، معیّنہ مدّت میں، نفوذناپذیر اقتصاد کے لیے راہ ہموار کرتے ہے

۴۔ نفوذناپذیر نظریہ، نفوذناپذیر جغرافیے کے بغیر ممکن نہیں۔

۵۔ نفوذناپذیر اقتصاد، نفوذناپذیر نظریے اور جغرافیے کے بغیر ممکن نہیں۔

چار۔ب۔۔۔تابع

ایک کمزور تہذیب ہے۔یہ قانونِ نزولی فوقیت کی پیروی نہیں کرتا۔ حاکم کی صورت میں، پائیدار جغرافیہ، پائیدار نظریے کا سبب بنتا ہے، اور پائیدار جغرافیہ و نظریہ، پائیدار اقتصاد کا باعث بنتے ہیں ۔ البتّہ، تابع کی صورت میں؛ چونکہ، قانون کی پیروی نہیں کی جاتی اِس لیے،بباعثِ خودمختاری، خصال ہم آہنگی کے ساتھ کارفرما نہیں ہو سکتیں۔ مثال کے طور پر، تابع کا جغرافیہ کمزور؛ جبکہ، نظریہ و اقتصاد مضبوط ہو سکتے ہیں۔

چار۔ب(۱)۔۔۔خصال اور پارے

ہر خصلت میں حسبِ ذیل پانچ (۵) پارے ہوتے ہیں:

عدد شمار	ا	ل	م
ایک	صعوبت	حس	ساکھ
دو	فوقیت	خود انحصاری	کمائی
تین	رسائی	تسلسل	قدر
چار	تندرستی	کشش	ترقی
پانچ	پختگی	بہبود	پیداوار

ہر پارے کی انفرادی حیثیت، آیا وہ جمع ہے یا منفی، خصلت کی حیثیّتِ نفوذ کے تعین میں حصہ دار ہوتی ہے۔ مزید برآں، ہر خصلت کی انفرادی حیثیّت، آیا وہ جمع ہے یا منفی، تہذیب کے حکم کے تعین میں حصہ دار ہوتی ہے۔ یعنی، تینوں خصال (ا، ل، اور م) کی حیثیاتِ نفوذ، مجموعی طور پر، تہذیب کے حکم (خارج، تابع، یا حاکم) کا تعیّن حسبِ ذیل طور پر کرتی ہیں:

چارٹ (۱۔ا)۔۔۔ا۔جغرافیائی خصلت

ع ش	پارے	اثر
ایک	تنازعہ	منفی
دو	نوآباد ہو جانا	اَساسی منفی
تین	زمین بند	اَساسی منفی
چار	کم رقبہ	اَساسی منفی
پانچ	کم عمری	منفی

چارٹ (۱۔ب)۔۔۔ل۔نظریاتی خصلت

ع ش	پارے	اثر
ایک	زبان بولنے والوں کی تعداد کی دنیا میں کمی	اَساسی منفی
دو	غیر ملکی امداد کی وصولی	منفی
تین	فوجی اقتدار	منفی
چار	اندرونی ہجرت	مثبت
پانچ	سماجی ترقّی	مثبت

چارٹ (۱۔پ)۔۔۔م۔اقتصادی خصلت

ع ش	پارے	اثر
ایک	مناسب براہِ راست غیر مُلکی سرمایہ کاری	مثبت
دو	مناسب سالانہ برآمدات	مثبت
تین	مناسب مجموعی ملکی پیداوار	مثبت
چار	مناسب انسانی ترقّیاتی اشاریہ	مثبت
پانچ	مناسب سالانہ صنعتی پیداوار کی صلاحیّت	مثبت

چار۔ب(ا۔ت)۔۔۔(غیر) اَساسی پارے

پاروں کی دو اقسام ہوتی ہیں: اَساسی پارے اور غیر اَساسی پارے۔ جغرافیہ۔ دو، تین اور چار (ا۔دو، تین، چار) اور نظریہ۔ ایک (ل۔ایک) اَساسی پارے شمار ہوتے ہیں؛ جبکہ، باقی تمام پارے غیر اَساسی پارے گردانے جاتے ہیں۔

اَساسی پارہ اگر منفی ہو تو خصلت نفوذپزیر ہو جاتی ہے۔ مثال کے طور پر اگر ا۔تین (زمین بند) منفی ہو تو ا نفوذ پذیر ہو جائے گا؛ چاہے ا۔ایک، دو، چار اور پانچ مثبت ہی کیوں نہ ہوں۔ تہذیب نفوذ پذیر جغرافیے کے ساتھ حاکم کی جانب ترقّی پذیر نہیں ہو سکتی کیونکہ حاکم نو تک کا جغرافیہ نفوذ نا پذیر ہوتا ہے۔ اِس سے اخذ کیا جا سکتا ہے کہ حاکم کی ا۔خصلت کے اَساسی پارے منفی نہیں ہو سکتے۔ اِس سے یہ بھی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ اگر کسی تہذیب کے ا کے اَساسی پارے منفی ہوں تو وہ تابع تصور کی جائے گی۔ حکم میں خواہ نیچے ہی کیوں نہ ہو، حاکم کا جغرافیہ کبھی کمزور نہیں ہو سکتا اور حکم میں خواہ اوپر ہی کیوں نہ ہو، تابع کا جغرافیہ کبھی مضبوط نہیں ہو سکتا۔ اس لیے اعلیٰ ترین صورت میں حاکم کے ا، ل و م نفوذناپذیر ہوں گے؛ جبکہ، تابع کا ا نفوذپذیر اور ل و م نفوذناپذیر ہوں گے۔ امکانِ غالب ہے کہ تہذیب اَساسی ا۔پارے تنازع کے بغیر حاصل نہیں کر سکتی اور یہ امر تنزُّل کا موُجب بن سکتا ہے۔

چار۔ب(۲)۔۔۔تابع کا حکم

قیاسی طور پر، نسبِ تابع بحیثیّتِ حادِث پیدا ہوتا ہے۔ اپنے ارتقائی سفر کا آغاز بحیثیّتِ خارجِ کرتا ہے اور پھر تابع کی جانب ترقّی پذیر ہوتا ہے۔ یہ تابع نیم سے آگے نہیں بڑھ سکتا اِس لیے، اُس مرحلے پر اِسے محصور تابع نیم بھی کہا جاتا ہے۔

چار۔ب(۲)۔۔۔جدول

ع ش	درجہ (صعودی)	مرحلہ
۱	حادِث	-
۲	خارج	خُرد
		کلاں
۳	تابع	نو
		نیم (محصور)

چار۔پ۔۔۔ٹینس کے کھلاڑی

حاکم اور تابع کے فرق کو سمجھنے کے لیے ٹینس کے دو کھلاڑیوں ایک اور دو کی مثال کو تصوّر کیجیے۔ ایک اوسط سے کم درجے کا کھلاڑی ہے جو بدستِ امامیہ اور خلفیہ، دونوں طرح سے کھیل سکتا ہے۔ دو بھی اوسط سے کم درجے کا کھلاڑی ہے جو بدستِ امامیہ تو کھیل سکتا ہے لیکن بدستِ خلفیہ نہیں کھیل سکتا۔ کچھ عرصے بعد، مناسب تربیّت کے ساتھ، ایک تو بہترین کھلاڑی بن سکتا ہے لیکن دو، زیادہ سے زیادہ، اوسط درجے کا کھلاڑی ہی بن سکتا ہے کیونکہ وہ بدستِ خلفیہ نہیں کھیل سکتا۔ اِس صورت میں، بدستِ خلفیہ نہ کھیل پانا اَساسی منفی ہے۔ ایک عموماً آہستہ آہستہ سیکھتا ہے کیونکہ وہ دونوں انداز سے کھیلنا سیکھ رہا ہے جو کہ مناسب طریقہ ہے۔ دو ہو سکتا ہے کہ کچھ عرصے کے لیے ایک سے بہتر کھلاڑی بن جائے کیونکہ وہ تو محض بدستِ امامیہ ہی کھیلنا سیکھ رہا ہے لیکن بالآخر، مسلسل محنت کے بعد، ایک بہتر کھلاڑی بن جائے گا۔ اسی طرح دو عقارب کی صورت میں؛ عقربِ با نیش، عقربِ بے نیش پر فوقیت رکھتا ہے۔ اسلیے، اس صورت میں نیش ایک اساسی پارہ ہے۔

تابع جلدی سیکھتا ہے کیونکہ اُسے تو ا کے بارے میں سوچنے کی کوئی ضرورت ہی نہیں جو کہ بالا ترین درجے کی خصلت ہے اور سب سے زیادہ افزائش چاہتی ہے۔ محصور تابع نیم کا ا نفوذپذیر ہوتا ہے؛ جبکہ، ل اور م نفوذناپذیر ہوتے ہیں۔ اس سطح پر ا حاصل کرنے کے لیے، گمانِ غالب ہے کہ جنگ کی ضرورت ہو گی، جس کی وجہ سے ل اور م کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ چونکہ، تابع کو ا کے حصول کے لیے بہت کچھ کھونا پڑے گا اِس لیے وہ اِس بارے میں سوچتا ہی نہیں۔ اِس لیے قطعِ نظر اُس کی خوبصورت شبیہ کے، اگر ارتقائی نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو نسبِ حاکم کا خارجِ خُرد، محصور تابع نیم سے برتر ہے کیونکہ وہ ایک دن حاکم کی جانب ترقّی پذیر ہو سکتا ہے۔

بالأختصار، حاکم معیارِ طِلا ہے، اور منفی اَساسی پاروں کی وجہ سے کسی تہذیب کی درجۂ حاکم تک نہ پہنچ سکنے کی نا اہلی اُسے تابع بنا دیتی ہے۔

چار۔ت۔۔۔حاکم۔تابع تعلّقات

تابع کے ساتھ حاکم کے تعلقات اچھے ہوتے ہیں؛ خاص کر فرمانبردار محصور تابع نیم کے ساتھ۔ ایک حاکم دوسرے حاکم سے نفرت کرتا ہے۔ اِسی لیے جیسے جیسے کسی دوسری نسبِ حاکم تہذیب کا حکم بڑھتا ہے ویسے ویسے حاکم کی گرانئ طبع بڑھتی جاتی ہے۔ اِس کا مطلب یہ ہوا کہ ایک حاکم کی یہ خواہش ہوگی کہ وہ دوسری نسبِ حاکم تہذیب کو تابع بنا دے؛ شیرنی چیتا کے بچّے کھا جاتی ہے تاکہ مستقبل کے مدِ مقابل کو ختم کر سکے۔

[دو قومیں تُمہارے پیٹ میں ہیں۔ اور دو طرح کے قبیلے تمہارے بدن سے نکلتے ہی الگ ہو جائیں گے اور ایک قبیلہ دوسرے قبیلے سے زورآور ہوگا اور بڑا چھوٹے کی خدمت کرے گا]

چار۔ٹ۔۔۔ غیر جانبداری

بادشاہت میں بھائی بندی نہیں۔ ترقی اور بقا کے حصول کے لیے تہذیب اپنے قطعۂ جغرافیائی کے اندر اخلاقی اور باہر غیر اخلاقی طرزِ عمل اپناتی ہے۔ جیسے ہی ا، ب کو نوآباد کرنے کے لیے اپنے قطعۂ جغرافیائی کو پار کرتا ہے تو وہ غیر جانبداری کھو بیٹھتا ہے۔ ب کی نوآبادی کے بعد ا دوبارہ اخلاقی ہو سکتا ہے۔ شکاری، شکار کے معاملے میں جینیاتی طور پر غیر اخلاقی ہوتا ہے۔ شکار کھانے کے بعد کچھ عرصے تک شکاری کی سَیری ہو جاتی ہے لیکن آخر کو شکاری دوبارہ جھپٹے گا؛ گردش دہرائی جا رہی ہے۔ انفرادی موت اجتماعی زندگی کی ضامن ہے۔

پانچ۔ قدیم اور جدید انسان

قدیم انسان اخلاقی شعور سے عاری تھے کیونکہ اُن کا بنیادی مسئلہ بقا تھا۔ وقت کے ساتھ اخلاقی سفر کا آغاز تہاذیب کے چھوٹے چھوٹے گروہوں میں ہوا۔ ہر گروہ نے اپنا رقبہ بڑھایا اور اِس کے ساتھ اخلاقیات کا دائرۂ کار بھی بڑھا۔ یہ سلسلہ اُس وقت تک جاری رہا جب تک کہ ماسوا کسی گروہ کے قطعۂ جغرافیائی کی حدود کی خلاف ورزی نہ کر لیتا۔

جِبلّت حیات کی اوّلین نشانی ہے۔ شکار اور تالیف قدیم انسانوں کی جِبلّتیں تھیں۔ آہستہ آہستہ انہوں نے گروہوں کی صورت میں شکار کرنا شروع کیا، کیونکہ اِس سے شکار پکڑنے کے اِمکانات بڑھ جاتے تھے۔ یہ تہذیب کی ابتدائی علامت تھی۔ اگرچہ یہ آسان لگتا ہے، لیکن اس وقت گروہی شکار انسانی تصوّر کی انتہا تھا؛ پس، کہا جا سکتا ہے کہ یہ ایک نظریاتی سرحد تھی۔ وہ اُس سرحد کے پار دیکھنے سے قاصر تھے، جو اُن کی جِبلّت نے کھینچ رکھی تھی۔ نظریاتی سرحد کو عبور کرنا معرفت کہلاتا ہے۔۔۔معرفت ایسی ہے جیسے صاعقۂ گنبدِ ازرق۔

نظریاتی سرحد بہتے ہوئے پانی کے رستے میں دیوار ہے۔ اِس رکاوٹ کی وجہ سے پانی جمع ہونا شروع ہو جاتا ہے۔ ایک خاص وقت کے بعد، دیوار اور پانی ایک ساتھ موجود نہیں رہ سکتے۔ اگر دیوار ٹوٹ جائے تو پانی آگے کی سمت بہہ جاتا ہے اور اگر نہ ٹوٹے تو پانی جمود کا شکار ہو جاتا ہے اور بعد ازاں ماحول کو پُر تَعفُّن بنا دیتا ہے۔ اکیلے شکار کرنے کی نظریاتی سرحد نے قدیم انسان کو کچھ وقت تک آگے بڑھنے سے روکے رکھا۔ لیکن بالآخر، اکیلے موثر طور پر شکار نہ پکڑ سکنے کی وجہ سے (پانی کا پُر تَعفُّن ہونا) وہ مجبور ہوئے کہ گروہی انداز میں شکار کریں۔ گروہی شکار اُس وقت ایک نیا نظریہ تھا۔ کچھ وقت بعد یہ اُن کی جینیات میں شامل ہو گیا اور جِبلّت بن گیا پس، ایک اور نظریاتی سرحد نمودار ہوئی جس کے اُس پار دیکھنے سے انسان قاصر تھا۔ وہ اب ایک ساتھ شکار پکڑنے لگے لیکن بیماری یا زخمی ہونے کی صورت میں ایک دوسرے کا خیال نہیں رکھتے تھے۔ نتیجتاً بہت سے افراد معمولی بیماریوں / زخموں کی وجہ سے مر جاتے تھے (پانی کا پُر تَعَفُّن ہونا)۔ اس لیے قدیم انسان مجبور ہوا کہ وہ ایک اور نظریاتی سرحد کو عبور کرے اور ضرورت کے وقت ایک دوسرے کی مدد کرے۔ یہ اُسوقت ایک نیا نظریہ تھا لیکن کچھ عرصے بعد یہ بھی جِبلّت بن گیا اور ایک اور نظریاتی سرحد نمودار ہوئی۔ انسان اُس وقت سے آگے بڑھ رہا ہے اور نظریے سے جِبلّت اور جِبلّت سے نظریہ بنا رہا ہے۔ ماضی میں جنگلی معمول کے طور پر انسانوں کی قربانی دیا کرتے تھے اور اُنہیں کھا جاتے تھے۔ وہ لگتے تو ظالم اور غیر انسانی ہیں لیکن اُس وقت یہ اُن کی جِبلّت تھی اور وہ اِس نظریاتی سرحد کے اُس پار دیکھنے سے قاصر تھے۔

جغرافیہ زمین کا ایک ٹکڑا ہے۔ نظریہ وہ سوچ ہے جو کہ تہذیب کو زمین کے اُس ٹکڑے پر کسی خاص آدرش کے حصول پر آمادہ کرتی ہے۔ اقتصاد فی الحقیقت اُس آدرش کا حصول ہے۔ جغرافیہ ایک جنگل ہے، نظریہ یہ امید ہے کہ گروہوں کی صورت میں شکار کرنے اور ایک دوسرے کا خیال رکھنے سے شکار پکڑے جانے کے امکانات میں اضافہ ہو گا، اور اقتصاد فی الحقیقت پکڑے گئے شکار کی تعداد میں اضافہ ہے۔ جنگل کے بغیر امید کا وجود ممکن نہیں اور امید کے بغیر پکڑے گئے شکار کی تعداد میں اضافہ ممکن نہیں۔ اس لیے جنگل کا اثر امید پر، اور جنگل اور امید کا اثر شکار کے پکڑے جانے پر ہے۔ شکار کے پکڑے جانے کا اثر جنگل یا امید پر نہیں، اور امید کا اثر جنگل پر نہیں۔ یہ ہے قانونِ نزولی فوقیّت۔

حاکم، شکار اور تالیف کرنے والوں کا ایک گروہ ہے جنہوں نے ایک جنگل میں اپنی علاقائی بالادستی قائم کر رکھی ہے اور وہ اپنے علاقے میں کسی دوسرے کو شکار کرنے کی اجازت نہیں دیتے۔ تابع، شکار اور تالیف کرنے والوں کا ایک اور گروہ ہے جو اُس جنگل میں اپنی علاقائی بالادستی قائم کر سکنے سے قاصر ہے۔ وہ درحقیقت حاکم سے اُس کے علاقے میں شکار کرنے کی اجازت لیتا ہے۔ اِس صورت میں جنگل میں علاقائی بالادستی کا قیام اَساسی پارہ ہے۔

اِسی معاملے کو ایک اور زاویے سے بھی دیکھا جا سکتا ہے۔ ایک شخص اپنی گاڑی میں سفر کر رہا ہوتا ہے کہ اچانک بچّہ گاڑی کے سامنے آجاتا ہے۔ وہ غیر ارادی طور پر بریک لگاتا ہے اور بچّے کی جان بچا لیتا ہے۔ اِس کے بعد وہ دونوں اپنی راہ لیتے ہیں۔ یہ اِس لیے ممکن ہوا کیونکہ بچپن میں اُس شخص اور اُس کے آباواجداد کو ایسی ہی رعایات سے نوازا گیا تھا۔ یہ نظریہ کئی نسلیں گزرنے کے بعد جِبلّت بنا اِس لیے بریک لگانے سے پہلے اُس شخص نے سوچا تک نہیں۔ لیکن صورتِ حال ہمیشہ ایسی نہ تھی۔ ایسا وقت بھی ہو گزرا ہے جب تمہارے آباواجداد بریک لگانے سے پہلے سوچا کرتے تھے۔ ایسا وقت بھی ہو گزرا ہے جب وہ بچّے کو کُچل دیا کرتے تھے یا بچّے کو کُچل دیا کرتے تھے اور اُس کے بعد گاڑی سے نکل کر بچّے کو کھا جایا کرتے تھے اور اُس کے بعد گاڑی آگے بڑھا دیتے تھے، جیسے کہ کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اِس لیے اُس شخص کا بچّے کو دیکھنے کے بعد غیرارادی طور پر بریک لگانا کئی ہزار سالوں کے ارتقائی عمل کا نچوڑ ہے۔ یہ جِبلّت کے بعد نظریے اور نظریے کے بعد جِبلّت کی تخلیق کا ثمر ہے۔ بایں وجہ اِس ذہنیّت کی حفاظت بہت زیادہ احتیاط کے ساتھ کرنی چاہیے۔

چھ۔ نورِ مساوی

اگر بقا خطرے سے دوچار ہو تو نیکی اور بدی کے مابین برتری کی جنگ ہمیشہ بدی جیتتی ہے۔ اس لیے اگر نورِ مساوی کی سمت سفر مقصود ہے تو جبلتِ بقا کو اس معاملے سے خارج کرنا ناگزیر ہے۔

تم ایک قطعۂ جغرافیائی، جو کہ سطحِ ارض پر زمین کا ایک ٹکڑا ہے، کے ذاتی مفاد کی حفاظت کرنے سے آگے نہیں دیکھ سکتے۔ یہ تمہارا مُغلقِ عقلی ہے۔ اِس ذہنیّت کی تقطیر اجتماعی سے انفرادی سطح تک ہوتی ہے۔ نتیجتاً، آنے والی

نسلیں نزدیک بین ہوتی ہیں۔ غیر اخلاقیات کی گرد تلے وسیع تر مفاد کہیں کھو جاتا ہے۔ ایک جسم میں کئی دماغ نہیں ہو سکتے۔ یہ مُمالک جن کی حفاظت تم بڑے ہی جوش و خروش کے ساتھ کرتے ہو، اب ارتقا کے ساتھ ہم آہنگ نہیں رہے۔ در حقیقت یہ ارتقا کی راہ میں سب سے بڑی رکاوٹ ہیں۔ یہ فساد کی جڑ اور مجذوب کی بُڑ ہیں۔ مقامی یا غیر مقامی جیسی کوئی چیز نہیں؛ یہ سب تمہارے دماغ کا فتور ہے۔ تم حکم کے ساتھ ہم آہنگ نہیں رہے؛ قدرت غیر جانبدار؛ جبکہ، لوگ جانبدار ہیں۔ اے نو خیز پرندو، کُھلے آسمان کی جانب اُڑ جاو۔ درست سمت کو خلوصِ نیّت کے ساتھ بڑھو اور خدا تمہاری رہنمائی کرے گا۔ کیوں زمین کے ایک حقیر ٹکڑے کی خاک ورزی بقیہ زمین کو نقصان پہنچا کر کی جائے؛ جبکہ، ساری زمین ہی تمہاری ہے۔

انفرادی طور پر اخلاقیات کا معیار اعلیٰ ہے۔ لیکن تہذیب جِبلّتاً بچےّ کو کچل ڈالتی ہے، اُسے کھا جاتی ہے اور آگے کو بڑھ جاتی ہے، جیسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ وہ جنگلیوں سے مختلف نہیں کیونکہ وہ خود سے مشابہ دوسری تہذیب کو مارتی اور اُس کا گوشت کھاتی ہے۔ یہ موجودہ نظامِ جہاں کی نظریاتی سرحد ہے۔ کچھ گز زمین کے حصول کے لیے اربوں نے لوٹ مار کی اور اربوں موت کے گھاٹ اُتر گئے۔ انسانیّت چند فُٹ سے آگے مُخلصانہ سوچ رکھنے کی صلاحیّت سے محروم ہے۔ اس کے باہر جو کچھ بھی ہے، خفی ہے۔ جمود کا شکار پانی ماحول کو پُر تَعَفُّن بنا رہا ہے اور کافی نقصان پہلے ہی ہو چکا ہے۔ تَعَصُّب جلد ختم نہیں ہوتا اور نہ ہی عدم برداشت آسانی سے گھٹ سکتا ہے۔ اے متّحد دنیا کا مطلب سمجھنے سے قاصر انسان، تمہارا ذہن ابھی غیر جانبدار نہیں ہوا۔ معرفت حاصل کرو۔ ذاتی مفاد نے موجودہ نظامِ جہاں کو پراگندہ کر رکھا ہے؛ اِس جسم میں روح نہیں ہے۔ تم جذباتی ہستی ہو، کوئی مکانیکی ہستی نہیں اور اِسی لیے تمہیں ایک ایسے نظام کی اشد ضرورت ہے جس کے سینے میں دھڑکتا ہوا دل ہو۔ ایسا نظام جو خاندانی اقدار انتظامِ جہاں کے عین سینے میں شامل کردے۔ یہی تو ہے نغمۂ نبض۔

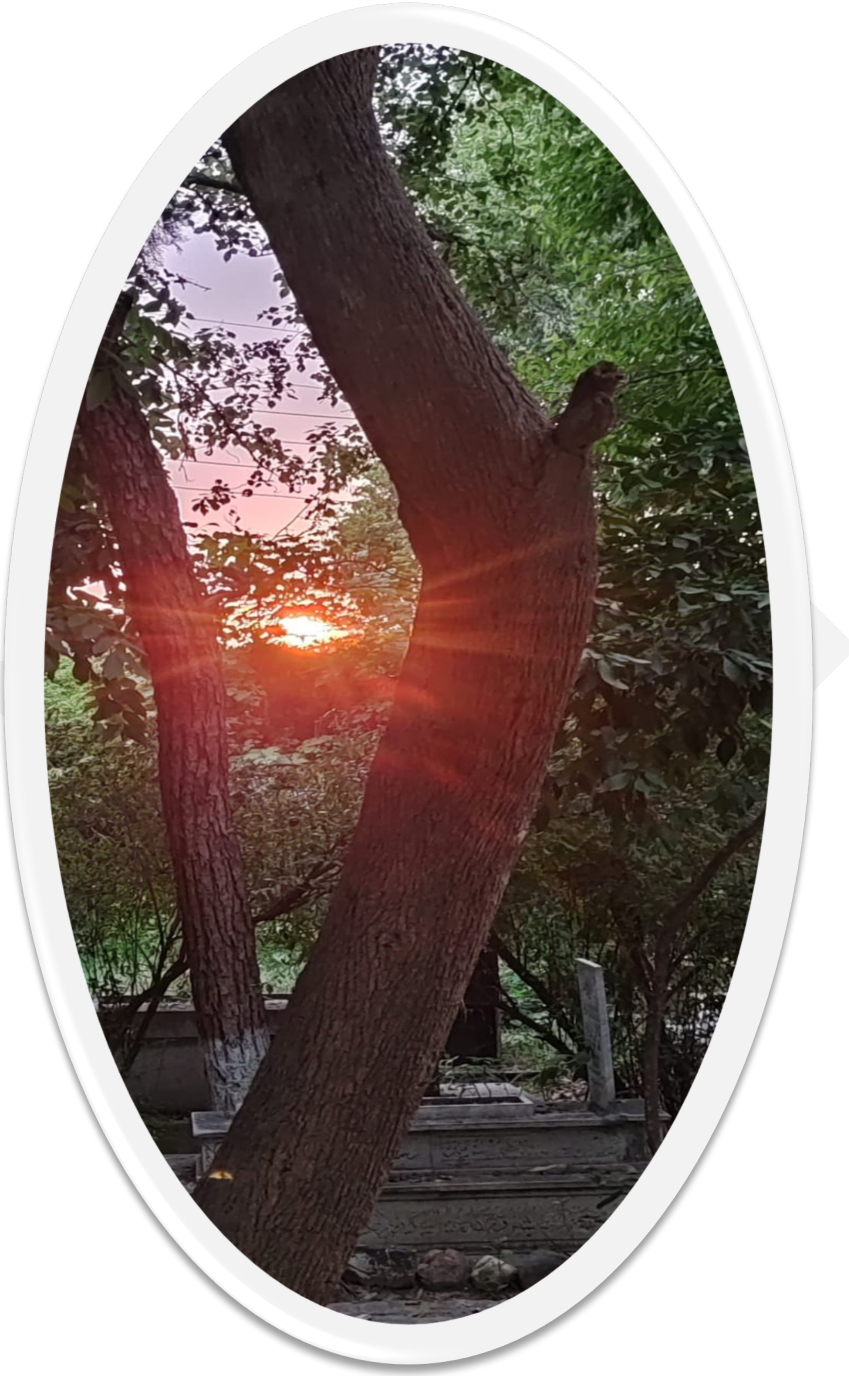

سبھی بحرِ عدم میں کھو گئے ہیں
تری رفعت، مرا پاتال اور ہم